



سوال

(46) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور آدم علیہ السلام

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

"میں اس وقت بھی نبی تھا جس وقت آدم کا خمیر بنا یا گیا" اس ضمن میں کسی کتاب میں صحیح سند سے کوئی روایت ہے؟ (طاہر ندیم، لاہور)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام على رسول اللہ، أما بعد!

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

"قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى وَجِبَتْ لَكَ النَّبُوءَةُ؟"

لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے لیے نبوت کب واجب ہوئی تھی؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وَأَدُمُ بَيْنَ الزَّوْجِ وَالنَّجْدِ"

اور نبوت اس وقت واجب ہوئی جب آدم علیہ السلام روح اور جسد کے درمیان تھے۔

(جامع ترمذی، کتاب المناقب، باب ماجاء فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ح 3609 دلائل النبوة للبیہقی 2/130 والبولیعی فی الدلائل ص 8 ح 8 المستدرک للحاکم 2/609 اخبار الصبہان لابن نعیم 2/226 کتاب القدر للفریابی ح 14 تاریخ بغداد للخطیب 1/146 امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: هذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث ابی ہریرة لا تعرف الا من هذا الوجه)

یہ روایت صحیح ہے۔ ولید بن مسلم نے دلائل النبوة میں سماع کی تصریح کر دی ہے اور اس روایت کے کئی شواہد ہیں۔

2- سیدنا مسرۃ الفخر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا:



"قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَتَى كُنْتُ بَيْتًا؟"

"اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کب نبی لکھے گئے؟"

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وَأَدُمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ"

"اور آدم علیہ السلام روح اور جسد کے درمیان تھے"

(مسند احمد 5/59 ح 20872، کتاب السنۃ لعبد اللہ بن احمد 2/398 ح 864، والمفصل، التاريخ الكبير للبخاری 7/374 کتاب السنۃ لابن عاصم ح 410، کتاب القدر
لجعفر بن محمد الفریابی ص 29 ح 17 طبقات ابن سعد 7/60 المعجم الكبير للطبرانی 20/353 ح 834، 822، الی علی الموصلی اتحاف الخیرة المصنوعة للمصیرمی 9/8 ح 488
حلیۃ الاولیاء لابن نعیم الاصبہانی 9/53 الحاکم فی المستدرک 2/608، 609 وصحیح ووافقه الذہبی معجم الصحابہ لعبد الباقی بن قانع ح 14 ص 5043 ح 1992ء 1993)

اس روایت کی سند صحیح ہے بعض روایتوں میں:

"يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَتَى كُنْتُ بَيْتًا؟"

آپ (سے) نبی تھے؟ کے الفاظ آئے ہیں۔

3- يسيرة الفجر رضي الله تعالى عنه عيسى روایت عبد اللہ بن ابی السجاء العبدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے۔

(طبقات ابن سعد 7/59 معجم الصحابہ لعبد اللہ بن محمد بن عبد العزيز البغوي 4/134 ح 1652 معرفة الصحابہ لابن نعیم الاصبہانی 3/1614 ح 4064 معجم الصحابہ لعبد الباقی
بن قانع البغدادي 9/3328 ح 1039 الاحاديث المختارة للضياء المقدسي 124، 123، 143، 142/9)

اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

4- عن رجل رضي الله تعالى عنه نحو رواية يسيرة الفجر رضي الله تعالى عنه (كتاب السنۃ لابن عاصم ح 411)

5- عن عبد اللہ بن شقيق التابعي مرسلًا نحو رواية يسيرة الفجر رضي الله تعالى عنه

(مصنف ابن ابی شیبہ 14/292/292 ح 36542 کتاب القدر للفریابی ح 16، 15 طبقات ابن سعد 1/148)

6- مطرف بن عبد اللہ بن الشخیر التابعی۔ مرسل، بلفظ: "رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَتَى كُنْتُ بَيْتًا؟... قَالَ: «بَيْنَ الرُّوحِ وَالطِّينِ مِنْ آدَمَ»" (طبقات ابن سعد 1/148،
وسندہ ضعیف لارسالہ)

7- عامر الشعبي التابعی مرسل بلفظ "مَتَى اسْتُنْبِتَتْ؟ فَتَالَ: «وَأَدُمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ حِينَ أُفِدَّ بِمَعْنَى أَلِيشَاقُ»" (طبقات ابن سعد 1/148 وسندہ ضعیف جدا مع ارسالہ فیہ جابر بن یزید
الجبلی ضعیف جدا رافضی و متهم)

8- "نصر بن مزاحم (ضعیف): حدثنا قيس (ابن الربيع) (ضعيف) عن جابر الجعفي (ضعيف رافضی متهم) عن الشعبي عن ابن عباس قال: قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَتَى كُنْتُ بَيْتًا؟"

بَيِّنَا؟ وَأَدْمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ"

(البرار: كشف الاستار 3/112 ح 2364 وسنده ضعيف جدا منكر)

9- عرابض بن ساريه رضى الله تعالى عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِنِّي عِنْدَ اللَّهِ مَكْتُوبٌ: خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

"میں یقیناً اللہ کے ہاں خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھا ہوا تھا اور:

"وَأَنَّ آدَمَ لَمْ يَجِدْ فِي طِينَتِهِ"

"بے شک آدم اپنی گوندھی ہوئی مٹی میں تھے"

(شرح السنن للبغوی ج 13 ص 207 ح 3626 واللفظ له وتفسير البغوي المشكوك بتحقيق ح 5759 واحد 4/127. 128 البیهقی فی دلائل النبوة 2/130 ابن عساکر فی تاریخ دمشق 35/307 و صحیح ابن حبان الموارد: 2093 و صحیح الحاكم 2/600 و تعقبه الذہبی بقول: ابو بکر (بن ابی مریم) ضعیف "قلت: ولم یضربہ تابعہ الشیخ معاویہ بن صالح عن سعید بن سويد عن ابن حلال السلمی عن عرابض بن ساریه والیو نعیم فی دلائل النبوة ح 9، وفی حلیة الاولیاء 90، 6/89، 90 طبقات ابن سعد 1/149 المعجم الکبیر للطبرانی 18/252، 253 ح 629، 631 کتاب المعرفة والتاریخ لیتوب بن سفیان الفارسی 2/345 التاریخ الکبیر للجاری 6/68 ت 1736 تفسیر ابن ابی حاتم 1/236 ح 1254 تفسیر ابن جریر الطبری ج 1 ص 435 (سورة البقرة: 129) البرار، كشف الاستار 3/113 ح 2365 وعنده بعض الالفاظ منكرة وسنده ضعيف من اجل ابی بکر بن ابی مریم وغیره)

ابو بکر بن ابی مریم (العسی) والی روایت ضعیف ہے لیکن معاویہ بن صالح والی روایت حسن ہے اور میں نے معاویہ بن صالح (ثقف) کی روایت کو ہی اوپر متن میں لکھا ہے اس روایت کے راہوں کا مختصر تعارف درج ذیل ہے:

1- عرابض بن ساریه: صحابی رضى الله تعالى عنه

2- عبدالاعلی بن حلال ويقال عبدالله بن ابي، لم اجده في تعجيل المنفعة روى عنه سعید بن سويد ويزيد بن ابيهم ومحمد بن مسلم الزهرى (وغیر ہم) ترجمہ فی تاریخ دمشق (35/307) وغیره۔ و ذکرہ ابن حبان فی الثقات (5/128) و صحیح لہ الحاکم (2/600)

"فهو حسن الحديث على الاقل واستقط بعض الرواة من السند وهذا لا يضر وهو من المزيد في متصل الاسانيد"

3- سعید بن سويد: قال الجاری:

"سعید بن سويد قال الجاری لم یصح حدیثہ و صح حدیثہ ابن حبان والحاکم كما تقدم وانظر تعجيل المنفعة (ص 102 ت 371) فحدیثہ لا یینزل عن درجہ الحسن و ذکرہ ابن حبان فی الثقات (6/361)"

4- معاویہ بن صالح الحسبی الحضرمی، روى له مسلم فی صحیحہ وغیره و وثقہ احمد والجمهور وقال صاحباً "تحریر تقریب التہذیب: "بل ثقہ" (3/394 ت 6762)

اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ معاویہ بن صالح والی روایت بلحاظ سند حسن ہے بعض روایتوں میں "انی عبد اللہ" آیا ہے۔ دونوں الفاظ صحیح ہیں۔ جس طرح کہ "کتبت" اور "کنت"



دونوں الفاظ صحیح ہیں۔

معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عبد اللہ اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہونا تقدیر میں تخلیق آدم سے پہلے ہی لکھ دیا گیا تھا لہذا اس حدیث کا تعلق مسئلہ تقدیر سے ہے، مسئلہ تحقیق سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فدائے ابی و امی سے نہیں۔ امام فریابی کا اس حدیث (حدیث ابی ہریرہ و حدیث یسرة الفجر) کو کتاب القدر میں ذکر کرنا اس استدلال کی زبردست دلیل ہے۔

تنبیہ :-

حدیث عبد الرحمن مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ ابن ربیع عن ابی نعیم فی الدلائل وغیرہ کی ایک روایت نقل کی ہے :

"كنت أول النبیین فی الخلق و آخر ہم فی البعث"

"یعنی میں انبیاء علیہ السلام میں سے سب پہلے تخلیق کیا گیا ہوں اور سب سے آخر میں زندہ ہو کر اٹھوں گا۔ (تحفۃ الاحوذی ج 4 ص 293 نسخہ ہندیہ)

یہ روایت دلائل النبوة لابن نعیم (6/31 ح 3) الفوائد لتمام الرازی (15/2 ح 1003) الکشف والبیان للشلبی (108 الاحزاب : 8) تفسیر ابن ابی حاتم کافی تفسیر ابن کثیر (3/478 و فی نسخہ 6/383) ابو بکر بن لال کمانی ہامش فردوس الاخبار للذہبی (331/3 ح 4883) اور الکامل لابن عدی (3/1209) میں : "سعید بن بشیر حدیثنا قتادہ عن الحسن عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کی سند سے مروی ہے۔

سعید بن بشیر ازوی ضعیف (راوی) تھا۔ (دیکھئے تقریب التہذیب ص 120)

اسے ابن معین اور جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے کہا :

"وقال ابن نمیر : "سعید بن بشیر : منکر الحدیث، و لیس بشیء، لیس بقوی الحدیث یروی عن قتادۃ المنکرات"

"سعید بن بشیر منکر حدیثیں بیان کرنے والا، کچھ چیز نہیں، حدیث میں قوی نہیں تھا، وہ قتادہ سے منکر روایتیں بیان کرتا تھا۔ (البحر والتعدیل 4/7 و سندہ صحیح)

الساجی نے کہا :

"حدیث عن قتادۃ بمناکیر"

"اس نے قتادہ سے منکر روایتیں بیان کی ہیں" (تہذیب التہذیب 4/10)

یعنی سعید بن بشیر جب قتادہ سے روایت کرے تو وہ روایت منکر ہوتی ہے۔ کسی معتدل محدث نے اس کی قتادہ سے روایت کو صحیح یا حسن قرار نہیں دیا۔ بقول ابن عدی خلید بن دلج (ضعیف) نے سعید بن بشیر کی متابعت کر رکھی ہے۔ مجھے یہ روایت نہیں ملی۔

قتادہ اور حسن بصری : دونوں مشہور مدلس راوی تھے لہذا اگر ان تک سند صحیح ہوتی تو یہ بھی ضعیف تھی کیونکہ بشرط صحت وعن سے روایت کر رہے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ یہ سند ضعیف و منکر ہے۔ عصر حاضر کے مشہور محقق شیخ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس روایت کو "ضعیف" قرار دیا ہے۔ دیکھئے السلسلۃ



الضعیفہ (2/115 غ 661)

طبقات ابن سعد میں ہے :

"عن قتادہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : "كنت أول الناس في الخلق وآخرهم في البعث". (1/149)

اسی کی دو سندیں ہیں :

1- عبد الوہاب بن عطاء (مدلس) عن سعید بن ابی عروبہ (مدلس) عن قتادہ الخ

یہ سند تیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

2- عمرو بن عاصم الکلابی : أخبرنا أبو بلال (محمد بن سلیم الراسی : ضعیف ضعف الجمهور الخ یہ سند ضعیف ہے۔

یہ دونوں سندیں اگر صحیح بھی ہوتیں تو یہ روایت قتادہ تابعی کے ارسال کی وجہ سے ضعیف ہے۔ (شہادت، اگست ستمبر 2003ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد 1 - کتاب العقائد - صفحہ 178

محدث فتویٰ